صدیق وعتیق

مولانا محمد الیاس گھمن

ilyasghumman@gmail.com

www.ahnafmedia.com

چندلوگ اٹھ کر مکہ کے تاجر کے پاس بھی آ پہنچے ''سنا تم نے !اب ایک رات میں بیت المقدس کا سفر بھی طے ہونے لگا ہے۔'' ''کیا ہوا؟'' ''ہونا کیا تھا تیرا دوست کہتا ہے کہ میں نے ایک رات میں بیت المقدس اور آسمانوں کا سفر کیا ہے تو بتلا بھلا یہ بات عقل کو لگتی ہے؟'' ''اگر وہ کہتا ہے تو بالکل سچ کہتا ہے۔'' ایک طرف مادہ پرست تھے جن کو اپنی عقل نارسا ابھی تک معجزہ کی حقانیت نہیں سمجھنے دے رہی تھی دوسری طرف ابوبکر تھے جنہوں نے بلاتردد کہا کہ اگر محمد ﷺ کہتے ہیں تو بالکل سچ کہتے ہیں۔

ابوبکر سرداران قریش کے ہمراہ آپ کے دربار میں حاضر ہوئے قریش مکہ بیت المقدس کے بارے سوال کرتے آپ جواب دیتے دوسرا اعتراض کرتے آپ جواب دیتے ادھر آپ جواب عنایت فرماتے ادھر ابوبکر کی زبان سے یہ الفاظ جاری ہوتے: ''واللہ آپ سچ فرماتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ خدا کے رسول ہیں۔'' جب رسول اقدس ﷺ جوابات سے فارغ ہوئے تو فرمایا ''اے ابوبکر! تم صدیق ہو۔'' چنانچہ اسی روز سے آپ کا لقب صدیق پڑ گیا۔

جناب صدیق اکبرؓ نے آپ ﷺ سے وفا کی وہ تاریخ رقم کی جو رہتی دنیا تک یاد رہے گی۔ سفر حضر، امن، جنگ، خوشی، غمی غرضیکہ زندگی کے تمام حصوں میں آپؓ نے آقا کا دامن نہ چھوڑا۔ دور نبوت کے لمحے گزرتے رہے فرحت اور رنج کے نشیب وفراز کٹتے رہے ہجرت کے مدوجزر طے ہوتے رہے شمع رسالت کا پروانہ ساتھ ساتھ چلتا رہا آپ ﷺ کی زبان اقدس سے صادر ہونے والے جناب صدیق کے بارے مناقب کی ایک فہرست بنتی چلی گئی۔

کبھی ارشاد فرماتے ''اگر میں اپنے آپ کے علاوہ کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔'' کبھی فرماتے ''مجھے اللہ نے تمہارے درمیان مبعوث کیا تم نے کہا تو جھوٹ بولتا ہے اور ابوبکر نے کہا آپ سچ بولتے ہیں۔'' کبھی فرماتے: ''اے صدیق! تو جہنم کی آگ سے آزاد ہے۔'' کبھی فرماتے ہیں ''ابوبکر تو جنت میں ہوگا۔'' کبھی فرماتے: ''اے ابوبکر! تو پوری امت میں پہلا وہ شخص ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا'' کبھی فرماتے: ''اے ابوبکر تو حوض (کوثر) پر بھی میرا ساتھی ہے تو غار میں بھی میرا ساتھی ہے۔'' کبھی فرماتے: ''کسی قوم کے لیے مناسب نہیں کہ جس میں ابوبکر ہو اور وہ کسی اور امام بنائے۔'' کبھی فرماتے: ''میرے بعد لوگوں میں سے سب سے بہتر اور اچھا ابوبکر ہے۔'' کبھی فرماتے: ''مجھے جبرائیل ملے اور میں نے کہا کہ میری قوم نے میری تصدیق نہیں کی جبرائیل نے مجھے جواب دیا کہ تیری تصدیق ابوبکر نے کی اور وہ صدیق ہے۔''

کبھی فرماتے: ''جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے ابوبکر ان سب سے بہتر ہیں۔'' کبھی فرماتے: ''ایک آدمی جنت میں داخل ہوگا سب اس کو مرحبا مرحبا کہیں گے اور اے ابوبکر وہ جنتی تو ہوگا۔'' کبھی فرماتے: ''تمام لوگوں کا حساب کیا جائے گا سوائے ابوبکر کے۔'' کبھی فرماتے: ''میں جنت میں داخل ہوا، اسریٰ والی رات، تو میں نے حور عینا کو دیکھا جو بہت حسین وجمیل تھی میں نے اس سے پوچھا تو کس کے لیے ہے اس نے مجھے جواب دیا کہ جو آپ کے بعد خلیفہ ہوگا (صدیق اکبر کے لیے)''

کبھی حاضرین مجلس کو فرماتے: ''تم پر ابھی جنتی آدمی ظاہر ہوگا اس کے بعد ابوبکر ظاہر ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔'' کبھی فرماتے: ''ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔'' کبھی فرماتے: ''میں اسلام کی تلوار ہوں اور مرتدین کو ختم کرنے والی تلوار ابوبکر ہے۔'' اس طرح کے اقوال آپ علیہ السلام جناب صدیق اکبر کے بارے میں ارشاد فرماتے رہتے، وقت چلتا رہا، چلتا رہا، دنیائے اسلام اپنی تابانیوں سے مزید نکھرتی رہی۔ خدا کے پیغامبر اپنا فریضہ مکمل کر چکے تو وعدہ پورا ہونے کا وقت آن پہنچا

www.ahnafmedia.com

کل نفس ذائقة الموت. آپ اپنے مقام پر جا پہنچے اور آج بھی اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں حاضرین اور زائرین کا سلام سنتے ہیں.....اللہ ہمیں بھی اس در کی بار بار حاضری کی توفیق بخشے.....خدا کی امانت کو خدا کے حضور سپرد کر کے امت مرحومہ غم میں نڈھال تھی عمر جیسا جری جوان بھی کہہ رہا تھا کہ جس نے کہا کہ نبی فوت ہو گئے میں اس کا سر قلم کر دوں گا، اس نازک وقت میں جناب صدیق اکبر نے امت کو سنبھالا اور فرمایا ''اللہ آپ ﷺ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا'' ایک موت تو آپ پر آ گئی اور اس کے فوراً بعد حیات مل گئی اب یہ حیات قبر میں ختم نہ ہو گی یعنی دوسری موت نہیں آئے گی۔

اس کے بعد جب آپ خلیفہ بنے تو سب سے پہلے آپ نے ایک خطبہ دیا جس میں معاشرے میں انصاف کی فراہمی کی یقین دہانی کرائی۔ چنانچہ فرمایا: ''اے لوگو! میں تم پر ولی بنایا گیا ہوں حالانکہ میں تم میں بہتر نہیں ہوں، لہذا اگر میں نیکی کروں تو تم میری مدد کرو اور اگر میں برائی کروں تو مجھے سیدھے رستے کی تلقین کرو۔ سچی بات امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے جو تم میں کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے میں ان شاء اللہ اس کو اس کا حق دلواؤں گا اور جو تم میں قوی ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے میں اس سے حق دلواؤں گا۔ اے لوگو! جس قوم نے خدا کی راہ میں جہاد کرنا ترک کیا اللہ نے اس قوم کو ذلیل وخوار کیا جس قوم میں گندے افعال رواج پا جائیں اللہ ان پر بلائیں نازل کرتا ہے اے لوگو! جب تک خدا اور رسول کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرو اور جب میں خدا اور رسول کی نافرمانی کروں تو تم میری اطاعت نہ کرو۔'' یہ وہ خطبہ تھا جس کو اگر آج بھی لائحہ عمل بنا لیا جائے تو امن وعافیت کی بہاریں چل پڑیں اس ایک خطبے میں عوام اور حکمران دونوں کے لیے ایسے اصول اور ضوابط ہیں جن کو اپنا کر خوشحالی کی زندگی بسر کی جا سکتی ہے۔

www.ahnafmedia.com